اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر: 248

(تصحیح و نظر ثانی شدہ)

ماہِ رَمضان المُبارک
کا آخری جمعہ اور قضائے عمری کی حقیقت

فہرست:

- ماہِ رمضان کے آخری جمعہ سے متعلق منگھڑت خیالات اور فضائل۔
- ماہِ رمضان کے آخری جمعہ سے متعلق کوئی مخصوص عمل ثابت نہیں۔
- ماہِ رمضان کا آخری جمعہ اور قضائے عمری کی منگھڑت حدیث۔
- محض توبہ سے قضا نمازوں کی معافی کا خود ساختہ نظریہ۔
- قضا نمازوں سے متعلق شریعت کی تعلیمات۔
- قضا نمازوں کی ادائیگی سے متعلق بنیادی احکام۔

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

ماہِ رمضان کے آخری جمعہ سے متعلق منگھڑت خیالات اور فضائل:

ماہِ رمضان المبارک کے آخری جمعہ سے متعلق عوام میں مختلف قسم کے منگھڑت خیالات رائج ہیں، بہت سے لوگوں نے اس کو جمعۃالوداع قرار دے کر اس کے لیے خود ساختہ فضائل بھی گھڑ رکھے ہیں، انھی بے بنیاد خیالات اور منگھڑت فضائل کی وجہ سے اس آخری جمعہ کو بہت اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ شریعت میں ماہِ رمضان کے آخری جمعہ کی کوئی بھی مخصوص اضافی فضیلت ثابت نہیں، اس لیے اس جمعہ سے متعلق جتنے بھی اضافی فضائل بیان کیے جاتے ہیں وہ سب خود ساختہ اور بے بنیاد ہیں۔

ماہِ رمضان کے آخری جمعہ سے متعلق کوئی مخصوص عمل ثابت نہیں:

ماقبل کی تفصیل سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ ماہِ رمضان کے آخری جمعہ سے متعلق قرآن وسنت سے کوئی اضافی مخصوص عمل ثابت نہیں، اس لیے اس جمعہ سے متعلق جس قدر بھی اضافی نوافل اور عبادات کے فضائل بیان کیے جاتے ہیں وہ سب خود ساختہ اور منگھڑت ہیں۔

ماہِ رمضان کا آخری جمعہ اور قضائے عمری کی منگھڑت حدیث:

ماہِ رمضان کے آخری جمعہ سے متعلق ایک خود ساختہ عمل قضائے عمری کی نماز کا بھی ہے، جس کے لیے ایک منگھڑت حدیث بھی بیان کی جاتی ہے کہ جس نے ماہِ رمضان کے آخری جمعہ کے دن چار رکعات نماز ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی اور اس میں فلاں فلاں سورت اتنی اتنی بار پڑھی تو اس کی بدولت تمام قضا نمازیں معاف ہو جاتی ہیں اگرچہ ستر سال کی نمازیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اس مضمون کی مختلف روایات بیان کی جاتی ہیں، جن سے یہی ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے کہ ہر ایک قضا نماز کی ادائیگی ضروری نہیں، بلکہ ماہِ رمضان کے آخری جمعہ کو چار یا دو رکعات کی مخصوص نماز ادا کر دی جائے تو بس وہ تمام قضا نمازوں کی طرف سے کافی ہے۔

واضح رہے کہ ایسی تمام روایات منگھڑت اور خود ساختہ ہونے کے ساتھ ساتھ واضح روایات، شرعی

تعلیمات اور اجماعِ امت کے بھی خلاف ہیں۔ مذکورہ حدیث کے بے اصل ہونے کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

1۔ قضائے عمری کی مذکورہ روایت سے متعلق حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

٥١٩- حَدِيثُ: «مَنْ قَضَى صَلَاةً مِنَ الْفَرَائِضِ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ ذَلِكَ جَابِرًا لِكُلِّ صَلَاةٍ فَائِتَةٍ فِي عُمُرِهِ إِلَى سَبْعِينَ سَنَةً» بَاطِلٌ قَطْعًا؛ لِأَنَّهُ مُنَاقِضٌ لِلْإِجْمَاعِ عَلَى أَنَّ شَيْئًا مِنَ الْعِبَادَاتِ لَا يَقُومُ مَقَامَ فَائِتَةِ سَنَوَاتٍ. (الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة)

ترجمہ: یہ روایت کہ ''جو شخص رمضان کے آخری جمعہ میں ایک فرض نماز قضا پڑھ لے تو ستر سال تک اس کی عمر میں جتنی نمازیں چھوٹی ہوں ان سب کی تلافی ہو جاتی ہے'' یہ روایت قطعی طور پر باطل ہے، اس لیے کہ یہ حدیث اِجماع کے خلاف ہے، اِجماع اس پر ہے کہ کوئی بھی عبادت سالہا سال کی چھوٹی ہوئی نمازوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی ہے۔ (فتاویٰ عثمانی)

2۔ قضائے عمری اور اس کی روایت سے متعلق جامعہ دار العلوم کراچی کا فتویٰ:

بعض لوگ قضائے عمری کے نام سے رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے دن جو نماز پڑھتے ہیں یہ شرعًا ثابت نہیں ہے، ایسا کرنا خلافِ شریعت اور بدعت ہے، اور مذکورہ وقت میں چند رکعات نماز پڑھ لینے سے یہ سمجھ لینا کہ اس سے میرے ذمہ تمام قضا نمازیں ادا ہو جائیں گی؛ درست نہیں ہے۔

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جس شخص کے ذمہ قضا نمازیں ہوں خواہ عمدًا قضا ہوئی ہوں یا سہوًا قضا ہوئی ہوں ان سب قضا نمازوں کی ادائیگی کرنا شرعًا ضروری ہے، جن کی قضا کے لیے کوئی دن، تاریخ یا وقت مقرر نہیں، بلکہ ممنوع اوقات اور عصر کے آخری وقت (جس وقت سورج کی روشنی زرد ہو جائے) کے علاوہ وہ قضا نمازیں کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہیں، بلکہ روزانہ ہر نماز کے ساتھ وقتی نماز کے علاوہ ایک ایک قضا نماز کی ادائیگی کی جا سکتی ہے، البتہ لوگوں کے سامنے اس طرح ظاہر کر کے نہ پڑھی جائیں کہ ان کو معلوم ہو کہ یہ اپنی قضا نمازیں پڑھ رہا ہے۔ (فتویٰ نمبر: 90/1881)

محض توبہ سے قضا نمازوں کی معافی کا خود ساختہ نظریہ:

اسی کے ضمن میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ بعض حضرات نے قضا نمازوں سے متعلق یہ منگھڑت نظریہ بنا رکھا ہے کہ قضا نمازیں محض توبہ کرنے سے بھی معاف ہو جاتی ہیں خصوصًا وہ نمازیں جو عمدًا ترک کی گئی ہوں، واضح رہے کہ یہ بھی قرآن وسنت اور اجماعِ امت کے خلاف نظریہ ہے۔

قضا نمازوں سے متعلق شریعت کی تعلیمات:

قضا نمازوں سے متعلق شریعت کی تعلیمات بالکل واضح ہیں کہ جتنی بھی نمازیں قضا ہوئی ہیں خواہ کم ہوں یا زیادہ، خواہ عمدًا قضا ہوئی ہوں یا سہوًا؛ ان سب کی ادائیگی ضروری ہے، یہی مذہب صحیح روایات سے ثابت ہے اور اسی پر چاروں مذاہب کے ائمہ کرام اور فقہاء عظام کا اتفاق ہے، گویا کہ اس پر امت کا اجماع ہے۔

ذیل میں نمازوں کی قضا سے متعلق چند روایات ذکر کی جاتی ہیں:

1۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ: ’’جو شخص کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو اس پر لازم ہے کہ جب بھی اسے یاد آئے اس کو ادا کردے، اس کے سوا اس کا کوئی کفارہ نہیں۔‘‘

- صحیح بخاری میں ہے:

٥٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ؛ «وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي».

2۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب یاد آجائے تو نماز پڑھ لے۔‘‘

- صحیح مسلم میں ہے:

١٦٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا».

3۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے سو جائے یا غفلت کی وجہ سے چھوڑ دے تو جب بھی اسے یاد آئے وہ نماز پڑھے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِيْ (میری یاد آنے پر نماز قائم کرو)۔''

- صحیح مسلم میں ہے:

١٦٠١- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا؛ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي».

4۔ حضور اقدس ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو نماز کے وقت سو جائے یا اس کو غفلت کی وجہ سے چھوڑ دے، تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب بھی اسے نماز یاد آئے تو وہ اسے پڑھ لے۔''

- سنن نسائی میں ہے:

٦١٣- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْأَحْوَلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا؟ قَالَ: «كَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا». (فِيمَنْ نَامَ عَنْ الصَّلَاةِ)

فقہ حنفی سے صراحت:

حضرت امام ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ ''البحر الرائق'' میں فرماتے ہیں:

فَالْأَصْلُ فِيهِ أَنَّ كُلَّ صَلَاةٍ فَاتَتْ عَنِ الْوَقْتِ بَعْدَ ثُبُوتِ وُجُوبِهَا فِيهِ فَإِنَّهُ يَلْزَمُ قَضَاؤُهَا، سَوَاءٌ تَرَكَهَا عَمْدًا أَوْ سَهْوًا أَوْ بِسَبَبِ نَوْمٍ، وَسَوَاءٌ كَانَتْ الْفَوَائِتُ كَثِيرَةً أَوْ قَلِيلَةً. (باب قضاء الفوائت)

ترجمہ: اس سلسلے میں اصول یہ ہے کہ ہر وہ نماز جو کسی وقت میں واجب ہونے کے بعد چھوٹ گئی ہو اس کی قضا لازم ہے، چاہے انسان نے وہ نماز جان بوجھ کر چھوڑی ہو یا بھول کر، یا نیند کی وجہ سے، چاہے چھوٹی ہوئی نمازیں زیادہ ہوں یا کم ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا اکثر روایات وعبارات اور ان کے ترجمے فتاویٰ عثمانی سے ماخوذ ہیں۔

قضا نمازوں کی ادائیگی سے متعلق بنیادی احکام

ذیل میں قضا نمازوں سے متعلق چند بنیادی احکام ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ قضا نمازوں کی ادائیگی سے متعلق راہنمائی ہوسکے۔

قضا نماز کس وقت ادا کرنا جائز ہے؟

قضا نماز ادا کرنے کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں، بلکہ جب بھی موقع ملے تو ادا کرلینا چاہیے اور اس میں بلاوجہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے، البتہ شب وروز میں تین اوقات ایسے ہیں جن میں قضا نماز پڑھنا جائز نہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ سورج طلوع ہونے کے وقت:

جب سورج طلوع ہونے لگتا ہے تو مکروہ وقت شروع ہوجاتا ہے جو کہ کم از کم دس منٹ تک رہتا ہے۔ اوقاتِ نماز کے نقشوں میں طلوعِ آفتاب کا جو وقت لکھا ہوا ہوتا ہے اُس کے بعد سے کم از کم دس منٹ تک مکروہ وقت رہتا ہے۔ اس مکروہ وقت میں قضا نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

(رد المحتار، اعلاء السنن، احسن الفتاویٰ، دائمی نقشہ اوقاتِ نماز از جامعہ دار العلوم کراچی)

2۔ دوپہر کو سورج کے اِستوا کے وقت:

سورج طلوع ہونے کے بعد سے لے کر سورج ڈوبنے تک پورے دن کا جتنا بھی وقت ہے ان کو دو

حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ان دونوں کے درمیانی حصے کو نصف النہار عرفی یعنی آدھا دن کہتے ہیں، یہی وہ وقت ہوتا ہے جب سورج خطِ استوا سے گزر رہا ہوتا ہے اور ہمارے سروں کے اوپر ہوتا ہے۔ جب سورج اس کیفیت سے گزر کر مغرب کی طرف ڈھلنے لگتا ہے تو اس کو زوال کہتے ہیں۔ شریعت کی نگاہ میں یہ نصف النہار عرفی (یعنی سورج کے استوا کا وقت) مکروہ اور ممنوع وقت کہلاتا ہے۔ چوں کہ سورج تو استوا کے وقت ٹھہرتا نہیں بلکہ وہ اپنا سفر مسلسل جاری رکھے ہوئے ہوتا ہے، اس لیے استوا کا یہ وقت بہت ہی مختصر ہوتا ہے جو کہ ایک منٹ سے بھی کم وقت میں پورا ہو جاتا ہے، البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اوقاتِ نماز کے نقشوں میں جو زوال کا وقت لکھا ہوا ہوتا ہے اس سے چند منٹ پہلے اور چند منٹ بعد کے وقت کو مکروہ وقت شمار کرتے ہوئے اس میں نماز نہ پڑھی جائے، بعض اہلِ علم حضرات نے سہولت کی خاطر زوال کے وقت سے 5 منٹ پہلے اور 5 منٹ بعد احتیاط کرنے کی ترغیب دی ہے۔ یہاں یہ غلط فہمی دور رہے کہ دوپہر کو سورج کے زوال کا وقت مکروہ نہیں، بلکہ سورج کے استوا کا وقت مکروہ وقت کہلاتا ہے جس کی تفصیل بیان ہو چکی، شاید لوگوں کی سہولت کی خاطر استوا کی بجائے زوال کہہ دیا جاتا ہے۔

اس تفصیل کے مطابق دوپہر کو سورج کے استوا کے وقت قضا نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل، عمدۃ الفقہ، دائمی نقشہ اوقاتِ نماز از جامعہ دار العلوم کراچی)

3۔ سورج ڈوبنے کے وقت:

جب سورج ڈوبنے کا وقت آتا ہے تو سورج کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے، اس کی طرف دیکھنے سے نگاہوں پر کچھ اثر نہیں پڑتا، یہاں سے مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے جو کہ تقریباً 15 منٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اوقاتِ نماز کے نقشوں میں جو غروبِ آفتاب کا وقت لکھا ہوا ہوتا ہے اس سے تقریباً 15 منٹ پہلے یہ مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے، اور یہ وقت ختم ہو جانے کے بعد مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اس مکروہ وقت میں قضا نماز ادا کرنا جائز نہیں۔

(رد المحتار، احسن الفتاویٰ، امداد الفتاویٰ، نفل اور سنت نمازوں کے فضائل اور احکام از مفتی محمد رضوان صاحب)

خلاصہ: مذکورہ بالا تین ممنوع اوقات میں قضا نماز ادا کرنا جائز نہیں، ان تین ممنوع اوقات سے اجتناب کرتے ہوئے ان کے علاوہ دن رات میں کسی بھی وقت قضا نماز ادا کرنا جائز ہے، چاہے عصر کے بعد ہو، فجر کے بعد ہو یا کسی بھی وقت ہو۔

قضا نمازوں کی تعداد یاد نہ ہو تو:

کسی شخص سے بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں اور ان کی تعداد معلوم نہ ہو تو ایسی صورت میں خوب غور و فکر کر کے اندازے سے حساب لگا لے کہ اتنی نمازیں رہتی ہوں گی، پھر مزید ان میں کچھ اضافہ کر لے تاکہ احتیاط رہے۔

قضا نمازوں کا حساب بلوغت سے ہوگا:

واضح رہے کہ قضا نمازوں کا حساب بلوغت کے بعد سے ہوگا کہ بلوغت کے بعد جتنی نمازیں ادا نہ کی ہوں اُن سب کی ادائیگی ضروری ہے، بلوغت سے پہلے کی نمازوں کی قضا نہیں۔

کن نمازوں کی قضا ضروری ہے؟

متعدد نمازیں ایسی ہیں کہ اگر وہ وقت پر ادا نہ کی جائیں اور وقت نکل جائے تو ان کی قضا لازم ہوتی ہے، وہ نمازیں درج ذیل ہیں:

- شب و روز کی پانچ نمازیں۔
- نمازِ وتر۔
- جمعہ کی نماز جب قضا ہو جائے تو ایسی صورت میں قضا کے طور پر ظہر ہی کی چار رکعات فرض ادا کی جائے گی۔
- اسی طرح وہ نفل نماز جو شروع کر کے توڑ دی جائے تو اس کی بھی قضا ضروری ہے۔

مسئلہ: سنت نماز کی قضا نہیں، البتہ اگر فجر کی سنتیں قضا ہو جائیں تو اسی دن سورج کے زوال سے پہلے

پہلے قضا پڑھ لینا بہتر ہے، اسی طرح نمازِ تراویح کی بھی قضا نہیں۔ (ردالمحتار، ہندیہ ودیگر کتب)

قضا نماز کی نیت کیسے کی جائے؟

1۔ قضا نماز کے لیے نیت کرنا فرض ہے۔ نیت در حقیقت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے، حقیقی نیت دل ہی کی ہوتی ہے اور اسی کا اعتبار ہوتا ہے، اس لیے دل میں نیت کرلینا کافی ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں، البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرلے تب بھی درست، بلکہ نیت کرنے میں دل اور زبان دونوں کو یکجا کرنے کے اعتبار سے اچھا بھی ہے۔

2۔ قضا نماز کی نیت یوں کرے: میں ظہر کی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتا ہوں، یا: میں فجر کی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتا ہوں۔ اور اگر بہت سی نمازیں قضا ہوچکی ہوں تو یوں نیت کرے: میں ظہر کی پہلی چار رکعت قضا فرض نماز ادا کرتا ہوں، یا: میں فجر کی پہلی دو رکعت قضا فرض نماز ادا کرتا ہوں۔ اسی طرح ہر قضا نماز ادا کرتے وقت پہلی نماز کا ذکر کرے۔ (ردالمحتار، فتاویٰ عثمانی)

- **دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن:**

"قضائے عمری کا طریقہ یہ ہے کہ قضا نماز کی نیت میں ضروری ہے کہ جس نماز کی قضا پڑھی جارہی ہے اس کی مکمل تعیین کی جائے یعنی فلاں دن کی فلاں نماز کی قضا پڑھ رہا ہوں، مثلاً پچھلے جمعہ کے دن کی فجر کی نماز کی قضا پڑھ رہا ہوں، لہٰذا اگر متعینہ طور پر قضا نمازوں کی تعداد اور اوقات کا علم ہو تو متعینہ طور پر نیت کرکے ایک ایک کرکے نماز قضا کرلی جائے، البتہ اگر متعینہ طور پر قضا نماز کا دن اور وقت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اس طرح متعین کرنا مشکل ہو تو اس طرح بھی نیت کی جاسکتی ہے کہ مثلاً جتنی فجر کی نمازیں مجھ سے قضا ہوئی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز ادا کررہا ہوں، یا مثلاً جتنی ظہر کی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان میں سے پہلی ظہر کی نماز ادا کررہا ہوں، اسی طرح بقیہ نمازوں میں بھی نیت کریں، اسی طرح پہلی کے بجائے اگر آخری کی نیت کرے تو بھی درست ہے۔ لہٰذا اگر کئی نمازیں قضا ہوں اور ان کی تعداد اور اوقات معلوم نہ ہوں تو اندازہ کرکے غالب گمان

کے مطابق ایک تعداد مقرر کر لیجیے، اور مذکورہ طریقے کے مطابق نمازیں قضا کرنا شروع کر دیجیے۔

ایک دن کی تمام فوت شدہ نمازیں یا کئی دن کی فوت شدہ نمازیں ایک وقت میں پڑھ لیں، یہ بھی درست ہے۔ نیز ایک آسان صورت فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی کی یہ بھی ہے کہ ہر وقتی فرض نماز کے ساتھ اس وقت کی قضا نمازوں میں سے ایک پڑھ لیا کریں، (مثلاً: فجر کی وقتی فرض نماز ادا کرنے کے ساتھ قضا نمازوں میں سے فجر کی نماز بھی پڑھ لیں، ظہر کی وقتی نماز کے ساتھ ظہر کی ایک قضا نماز پڑھ لیا کریں)، جتنے برس یا جتنے مہینوں کی نمازیں قضا ہوئی ہیں اتنے سال یا مہینوں تک ادا کرتے رہیں، جتنی قضا نمازیں پڑھتے جائیں اُنہیں لکھے ہوئے ریکارڈ میں سے کاٹتے جائیں، اِس سے ان شاء اللہ مہینہ میں ایک مہینہ کی اور سال میں ایک سال کی قضا نمازوں کی ادائیگی بڑی آسانی کے ساتھ ہو جائے گی۔

- الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار):

(كثرت الفوائت نوى أول ظهر عليه أو آخره):

(قوله: كثرت الفوائت إلخ) مثاله: لو فاته صلاة الخميس والجمعة والسبت فإذا قضاها لا بد من التعيين؛ لأن فجر الخميس مثلا غير فجر الجمعة، فإن أراد تسهيل الأمر يقول: أول فجر مثلا، فإنه إذا صلاه يصير ما يليه أولا، أو يقول: آخر فجر، فإن ما قبله يصير آخرا، ولا يضره عكس الترتيب؛ لسقوطه بكثرة الفوائت .فقط والله اعلم (فتویٰ نمبر:144010200082)

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
27 رمضان المبارک 1441ھ/21 مئی 2020
03362579499